Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th sem, paper - 14
7. Title/Heading of e-content : "URDU KA TAHZIBI MIZAJ"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

15.7.2020

15.7.2020

اردو کا تہذیبی مزاج

اردو کی پیدائش میں مختلف لسانی، سماجی اور تہذیبی حلقوں کی خدمات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ماہرینِ لسانیات نے اپنی تحقیقات سے ان مسائل کو سمجھنے کے لیے ختم کر دیا جن کی بنیاد پر کبھی یہ سوال اٹھتا تھا کہ اردو ایک غیر ملکی زبان ہے۔ جدید لسانیات نے ایسے ذرائع بھی آسان کر دیے جن کی مدد سے کہ اردو زبان کے جسم و جان کے اجزا کی پہچان بھی ممکن ہے۔ صوتیات، سرمایۂ الفاظ اور صرف و نحو کی بنیاد پر بھی اردو کی تہذیبی جڑوں کی تلاش کی جا سکتی ہے۔ آج اردو کے پاس ایک ہزار سال کی تاریخ اور تقریباً چھ سو برس کا مستند ادبی سرمایہ موجود ہے جن کی بنیاد بنا کر اس زبان کے تاریخی اور تہذیبی مسئلات بہ آسانی طے کیے جا سکتے ہیں۔

اردو کی پیدائش اور نشوونما کی ابتدائی کڑیوں پر غور کرتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہندوستانی، ایرانی اور عربی نسل کے لوگوں کے بیچ یہ زبان بن رہی تھی۔ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے علاوہ ہندوستان کے لسانی منظرنامے پر جب غور کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانے میں شمال مغرب سے دہلی تک خاص طور پر شورسینی اپ بھرنش کا قبضہ تھا۔ گریرسن نے مغربی ہندی نام سے جن بولیوں کو پہچانا، وہ سب کی سب شورسینی اپ بھرنش کی زائیدہ ہیں۔ اس لیے کھلے ذہن سے اردو کی پیدائش کے تعلق سے جغرافیائی اعتبار سے دہلی سے سندھ تک اور ایران و عرب تک ایک دائرے پر نظر ڈال لینا چاہیے۔

دنیا کی کم زبانیں ایسی ملیں گی جن کی تہذیبی آبادیاں اتنی کثیر اللسانی ہوں۔ ثقافتی اعتبار سے بھی ان کے درمیان بہت فرق ہے۔ کہنا چاہیے کہ سفید و سیاہ کا امتیاز اس میں پنہاں ہے۔ ایک خود کو زبان داں مانتا ہے اور دنیا کی تمام آبادی کو گونگی کہتا ہے۔ ایک خدائے یکتا کی پرستش کرتا ہے، دوسرا اپنے لامحدود خداؤں کا اسیر ہے۔

(3)

ایک دوسرے کے مذاہب و عقائد اور علوم کا حاصل کرنا فرض گردانا ہے اور دوسرے کے معتقدات اور گروہ [illegible] سے دور کرنے کی [illegible] ہے۔ جو ایک خدا کو ماننے والے ہیں [illegible] ایک زمانے میں [illegible] اور [illegible] بھی [illegible]۔

اردو کی تاریخ پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانے میں صوفیوں کے اثرات سب سے زیادہ رہے ہیں۔ شمال میں امیر خسرو، دکن میں نظامی، شمس العشاق، شاہ میراں جی، برہان الدین جانم اور دوسرے صوفیوں کی تحریروں کا لسانی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ یہ تمام عربی اور فارسی زبانوں کے ماہرین تھے پھر بھی انہوں نے عوامی لسانی وسیلۂ اظہار تلاش کیا اور اسی کا نتیجہ [illegible] کی طرف ہے۔

اٹھارویں صدی میں شمالی ہندوستان کے علماء، شاعروں اور فنکاروں نے وقتاً فوقتاً [illegible] کی طرف [illegible] ہوگا۔ ایک طرف [illegible] کی تاریخ [illegible] اصلاح زبان کی طرف [illegible] ہے۔ ایہام گوئی [illegible] روایات کا [illegible] اردو کے [illegible] مزاج [illegible] کو [illegible] کیا۔

اردو کی مخلوط روایت [illegible] معلوم ہوتی۔ ایسا [illegible] تاریخ [illegible] سرمایہ میں [illegible] اردو کا سب سے بڑا لسانی کارنامہ انجام دیا۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College,
(Aurangabad)

Course: M.A 4th sem Paper - 14
Title/Heading of E. Content: "URDU KA TAHZIBI MIZAJ"

Whats app No: 9431632576